بلوچستان صوبائی اسمبلی

سرکاری رپورٹ/چودھواں اجلاس

مباحثات2010ء

﴿اجلاس منعقدہ 09/جنوری 2010ء بمطابق 22/محرم الحرام 1431ھ بروز ہفتہ﴾

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	2
2	وقفہ سوالات۔	2
3	رخصت کی درخواستیں۔	5
4	تحریک التوا نمبر 2 منجانب شیخ جعفر خان مندوخیل۔	9
5	سرکاری کارروائی.	9
	(i) بلوچستان لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدر 2010ء (مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2010ء)۔	
	(ii) سردار بہادر خان وومن یونیورسٹی کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدر 2009ء (مسودہ قانون نمبر 16 مصدرہ 2009ء)۔	

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 09 / جنوری 2010ء بمطابق 22 / محرم الحرام 1431ھ بروز ہفتہ بوقت سہ پہر 1 بجکر 15 منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سیّد مطیع اللہ آغا بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم۔

وَقَالَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَیۡنِ اَضَلّٰنَا مِنَ الۡجِنّ وَالۡاِ نۡسِ نَجۡعَلۡھُمَاتَحۡتَ اَقۡدَامِنَالِیَکُوۡنَا مِنَ الۡاَسۡفَلِیۡنَ o اِنَّ الَّذِیۡنَ قَالُوۡارَبُّنَااللّٰہُ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا تَتَنَزَّلُ عَلَیۡھِمُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوۡا وَلَا تَحۡزَنُوۡاوَاَبۡشِرُوۡا بِالۡجَنَّۃِ الَّتِیۡ کُنۡتُمۡ تُوۡعَدُوۡنَo صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَظِیۡم۔

﴿پارہ نمبر ۲۴ سورۃ حٰم السجدہ آیت نمبر ۲۹ اور ۳۰﴾

ترجمہ: اور کافر لوگ کہیں گے اے ہمارے رب! ہمیں جنوں انسانوں (کے وہ دونوں فریق) دکھا جنھوں نے ہمیں گمراہ کیا (تاکہ) ہم انہیں اپنے قدموں تلے ڈال دیں تاکہ وہ جہنم میں سب سے نیچے (سخت عذاب میں) ہو جائیں۔ (واقعی) جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے پھر اسی پر قائم رہے ان کے پاس فرشتے (یہ کہتے ہوئے) آتے ہیں کہ تم کچھ بھی اندیشہ اور غم نہ کرو (بلکہ) اس جنت کی بشارت سن لو جس کا تم سے وعدہ تھا۔ وَمَاعَلَیۡنَا اِلَّاالۡبَلَاغ۔

وقفہ سوالات

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب ظہور حسین کھوسہ صاحب اپنا سوال نمبر دریافت فرمائیں۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ: سوال نمبر 132۔

☆132 میر ظہور حسین خان کھوسہ:

کیا وزیر صحت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے۔ کہ ماجھی پور اور صحبت پور ہسپتالوں کی ایمبولینسز خراب یا پھر ناکارہ ہو چکی ہیں؟

(ب)اگر جزو(الف) کا جواب اثبات میں ہے۔تو کیا حکومت مذکورہ ہسپتالوں کی ایمبولنسز کی مرمت کرانے یا ناکارہ ہونے کی صورت میں مذکورہ ہسپتالوں کو نئی ایمبولنسز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔اگر نہیں تو وجہ بتلائی جائے؟

وزیر صحت:

(الف) سول ڈسپنسری مانجھی پور کی ایمبولنس خراب ہے جو کہ ناقابل مرمت ہے۔ بنیادی مرکز صحت صحبت پور کی ایمبولنس خراب ہے اس کی مرمت کی ذمہ داری ضلعی حکومت جعفرآباد کی ہے۔ مذکورہ ضلع کے ڈی سی او کو مرمت کیلئے لکھا گیا ہے۔

(ب) وسائل کی کمی کی وجہ سے ایمبولنسز کی فراہمی فوری طور پر ممکن نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔کوئی ضمنی سوال؟

میر ظہور حسین خان کھوسہ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ مانجھی پور تیس، چالیس ہزار کی آبادی پر مشتمل بڑا شہر ہے۔ وہاں پر تھانہ اور محکموں کے دفاتر ہیں۔ وہاں ہسپتال کی ایمبولنس خراب حالت میں ہے۔ اور اسی طرح بنیادی مرکز صحت صحبت پور کی ایمبولنس بھی خراب حالت میں ہے۔ منسٹر صاحب نے کہا کہ ضلعی حکومت اس کی مرمت کرائے۔ ضلعی حکومت تو ابھی ختم ہو چکی ہے۔تو برائے کرم منسٹر صاحب ایسا بندوبست کریں تھوڑا خرچہ آئیگا۔لہٰذا مانجھی پور اور صحبت پور کی ایمبولنسز کو بنایا جائے۔دوسری تجویز میری یہ ہے کہ این جی اوز پیپاء این جی اوز جعفرآباد میں دس ایمبولنسز اُن کے پاس ہیں۔اور میں نے وہاں رابطہ بھی کیا تھا وہاں اسلام آباد میں میڈم نبیلہ ہیں جو این جی اوز کو deal کرتی ہیں۔وہ ان جگہوں پر ایمبولنس لے جا رہے ہیں جہاں پر hospitals نہیں ہیں جہاں پر کوئی ضرورت نہیں ہے۔محکمہ میڈم نبیلہ صاحبہ کو پابند کرے کہ جہاں پر ہمارے hospitals ہیں وہاں پر یہ ایمبولنس دی جائیں۔میرا یہی ضمنی سوال ہے اُمید ہے کہ منسٹر صاحب اس پر توجہ دینگے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی منسٹر ہیلتھ صاحب!

حاجی عین اللہ شمس(وزیر صحت): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ جیسے کہ یہ خود عرض کر رہا ہے کہ ایمبولنس کی مرمت کا مسئلہ وہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے پاس ہے اور ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ابھی تک ختم نہیں ہوئی ہے۔تو جونہی انتظامات ہمارے ہاتھ میں آجائیں گے تو اس کی مرمت کے لئے ہم پیسے دیدیں گے اور اس کی مرمت کرا دینگے۔ جہاں تک پیپاء کی بات ہے اس کو جو USAID فنانس کر رہا ہے۔ظاہر ہے وہ ہم سے ایک الگ شعبہ ہے بہر حال جو ہمارے بس میں ہو سکے میں ظہور حسین کھوسہ صاحب کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ پیپاء سے اگر ہو سکے تو میں آپ کے

لئے ایمبولنس کا انتظام کرادونگا۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ: بہت شکریہ جناب!

جناب ڈپٹی سپیکر: ظہور خان کھوسہ صاحب اپنا اگلا سوال نمبر دریافت فرمائیں۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ: سوال نمبر 133۔

☆133 میر ظہور حسین خان کھوسہ:

کیا وزیر صحت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے۔ کہ تقریباً سوا سال قبل ضلع جعفر آباد کیلئے تقریباً 90 اسامیوں پر تعیناتی کیلئے اخبار میں اشتہار شائع ہوا تھا۔ اور کیا یہ بھی درست ہے کہ ان اسامیوں کیلئے ہونے والے انٹرویوز کو بغیر کسی وجہ کے ملتوی کیا گیا؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے۔ تو اسکی وجوہات کیا ہیں۔ نیز کیا حکومت ان اسامیوں کو دوبارہ اخبارات میں مشتہر کرکے پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو وجہ بتلائی جائے؟

وزیر صحت:

(الف) یہ درست ہے کہ سوا سال قبل محکمہ صحت ضلع جعفر آباد کے لئے تقریباً 118 اسامیوں پر تعیناتی کیلئے اخبار میں اشتہار دیا تھا۔ جو کہ مورخہ 23 / مئی 2008ء کو شائع ہوا تھا اور انٹرویوز مورخہ 4 / جون 2008ء کو رکھے گئے تھے۔ مذکورہ اسامیوں پر ہونے والے انٹرویوز جناب ضلع رابطہ آفیسر و چیئرمین ضلعی ریکروٹمنٹ / سلیکشن کمیٹی جعفر آباد نے چند ناگزیر وجوہات کی بناء پر تا حکم ثانی ملتوی کیے۔

(ب) اب چونکہ ضلعی ریکروٹمنٹ کمیٹی توڑ دی گئی اور صوبائی سطح کی کمیٹی بنائی گئی ہے۔ لہٰذا اب ضلعی محکمہ صحت جعفر آباد کی اسامیاں عنقریب مشتہر کریں گے۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ: بیروزگاری ہمارے صوبے میں پہلے سے ہی زیادہ ہے۔ 118 پوسٹیں جعفر آباد میں موجود ہیں جن کی تنخواہیں بھی موجود ہیں اور ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی وجہ سے advertise نہ ہوسکے اور وہ بھرتیاں نہیں ہوسکیں۔ تو براہ کرم منسٹر صاحب اس طرف توجہ دیں جعفر آباد میں پوسٹیں موجود ہیں اور ان کی تنخواہیں بھی۔ ان کے advertise کا بندوبست ہو اور وہاں کے لوگوں کو بھرتی کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی منسٹر ہیلتھ!

وزیر صحت: جناب سپیکر! معاملہ کچھ اس طرح ہے کہ کچھ اضلاع کی پوسٹیں ہم advertise کر چکے ہیں اور

ڈی جی آفس کی پوسٹیں ہم advertise کر چکے ہیں۔ at a time سارے بلوچستان کی پوسٹوں کو ہم advertise نہیں کرسکتے نہ اُس کی مینجمنٹ ہم at a time کرسکیں گے۔تو فرسٹ فیز کی پوسٹیں advertise ہوچکی ہیں جونہی یہ مکمل ہوجاتا ہے سیکنڈ فیز میں جعفرآباد کی بھی میں advertise کرلونگا۔

Mir Zhoor Hussain Khosa : Thank you very much.

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ روبینہ عرفان صاحبہ اپنا سوال نمبر دریافت فرمائیں؟ چونکہ محرک موجود نہیں ہے لہٰذا اس سوال کو مؤخر کیا جاتا ہے۔ وقفہ سوالات ختم سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

رخصت کی درخواستیں

سیکرٹری اسمبلی: میر عبدالرحمٰن مینگل صاحب وزیر معدنیات کوئٹہ سے باہر ہیں انہوں نے آج کے اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

سردار ثناء اللہ زہری صاحب وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی نے رخصت کی درخواست دی ہے کہ وہ آج کے اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے۔

محترمہ غزالہ گولہ صاحبہ وزیر ترقی نسواں نے سرکاری کام کے سلسلے میں اسلام آباد جانے کی وجہ سے آج کے اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

جناب اسفندیار کاکڑ صاحب وزیر خوراک اپنی والدہ کو علاج کے غرض سے کراچی لے گئے ہیں وزیر صاحب نے 4/جنوری تا 9/جنوری 2010ء کے اجلاسوں کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

کیپٹن (ریٹائرڈ) عبدالخالق صاحب وزیر امور نوجوانان نے نجی کام کی وجہ سے آج کے اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

محترم محمد رحیم مینگل صاحب' وزیر ٹورازم بوجہ ناسازی طبیعت آج کے اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

محترمہ روبینہ عرفان صاحبہ ممبر اسمبلی نے اسلام آباد جانے کی وجہ سے آج کے اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

محترمہ زرینہ زہری صاحبہ مشیر برائے وزیر اعلیٰ بلوچستان بغرض طبعی معائنہ کراچی گئی ہوئی ہیں۔انہوں نے 7/تا 14/جنوری تک کے اجلاسوں کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

محترمہ پروین مگسی صاحبہ وزیر انفارمیشن ٹیکنالوجی نے کوئٹہ سے باہر جانے کی وجہ سے آج کے اجلاس کے لئے

رخصت کی درخواست دی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟

(رخصتیں منظور ہوئیں)

جی منسٹر ہیلتھ صاحب!

حاجی عین اللہ شمس (وزیر صحت): جناب سپیکر صاحب! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ میرا حلقہ انتخاب PB-6 کوئٹہ 6 ہے جس میں حلقہ ہنہ اوڑک بھی آتا ہے۔ اور یہ لوگ یہاں صدیوں سے آباد ہیں اور گزشتہ ایک صدی سے یہاں پر ایک چھاؤنی قائم کی گئی ہے۔ معمول یہ چلا آرہا تھا کہ ہنہ اوڑک کے لوگ کوئٹہ شہر کے لئے سٹاف کالج کا راستہ استعمال کررہے تھے۔ لیکن اب نامعلوم وجوہات کی بناء پر مقامی لوگوں کو تنگ کیا جارہا ہے۔ اُن کے لئے راستے بند کئے جارہے ہیں اور جو مریض دُوردراز کے علاقوں سے کوئٹہ شہر کے لئے پہنچ جاتے ہیں ان کے لئے مشکلات بڑھ گئی ہیں گویا وہ زیارت کے رہنے والے ہیں کوئٹہ کے رہنے والے نہیں ہیں۔ اب یہ ہو چکا ہے کہ اسٹیشن کمانڈر نے اُنہیں حکم دیا ہے کہ آپ لوگ اسٹیکر لیا کریں اور ایک اسٹیکر کی دو ہزار فیس ادا کریں۔ حالانکہ چھاؤنی خود ہنہ اوڑک والوں کی زمین پر بنی ہوئی ہے۔ ہونا تو یہ چاہیے کہ ہنہ اوڑک والوں کو کچھ مراعات دی جاتیں اُنہیں کچھ facilitate کیا جاتا لیکن اس کے برعکس ان سے ٹیکس مانگا جاتا ہے۔ اور دُوردراز کے علاقے اُن کے جانے کیلئے allot کیا جاتا ہے کہ اس راستے سے آپ جائیں۔ اب گزشتہ عید کے دوران ہنہ اوڑک والوں کی دو منی بسیں چوروں نے لوٹی تھیں کیونکہ وہ پہاڑی علاقوں سے ہوکے ہنہ کے لئے چلتی ہیں۔ تو گزارش یہ ہے کہ اسٹیشن کمانڈر سے بات کی جائے کہ ہنہ اوڑک والوں کو چھاؤنی کا راستہ استعمال کرنے کا حق دیا جائے اور یہ جو آپ ٹیکس ان سے لیتے ہیں اسٹیکرز کے نام پر یہ معاف کیا جائے انہیں مفت اسٹیکر دیا جائے اور کوئٹہ سٹاف کالج کا راستہ ان کے لئے allot کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی منسٹر ہوم صاحب! آپ اس کو نوٹ کریں۔ جی سی ایم صاحب!

نواب محمد اسلم رئیسانی (وزیر اعلیٰ۔ قائد ایوان): جناب سپیکر صاحب! ہم متعلقہ احکام سے اس سلسلے میں بات چیت کرینگے اور جو بھی اُن کی مشکلات ہیں اُن کو دُور کرنے کی کوشش کرینگے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب جعفر خان مندوخیل صاحب اپنی تحریک التوا نمبر 2 پیش کریں۔

پیر عبدالقادر گیلانی: پوائنٹ آف آرڈر جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

پیرعبدالقادر گیلانی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ جناب سپیکر! میں وزیر اعلیٰ بلوچستان نواب اسلم رئیسانی صاحب اور عاصم کرد گیلو صاحب کو این ایف سی ایوارڈ پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ساتھ میں شکریہ ادا کرتا ہوں جناب صدر آصف علی زرداری صاحب' وزیر اعظم پاکستان اور باقی تینوں صوبائی وزراء اعلیٰ صاحبان کا کہ انہوں نے یہ مہربانی کی ہمارے ساتھ اور بلوچستان کے لئے ہماری کچھ مشکلات حل ہوئیں۔ لیکن آپ کے توسط سے میں اپنے بلوچستان کے وزیر خزانہ صاحب کی توجہ دلانا چاہتا ہوں اور اُن سے میرا ایک سوال ہے کہ 1991ء میں بحیثیت جمہوری وطن پارٹی کے ممبر کے اُنہوں نے صوبائی اسمبلی میں ایک قرارداد پیش کی تھی (قرارداد نمبر 40) جس میں اُنہوں نے صوبائی حکومت سے request کی تھی کہ وہ وفاقی حکومت سے بات کرے۔ 1991ء تین سو ساٹھ ارب روپے وفاقی حکومت کی طرف واجب الادا تھے' وہ ادا کئے جائیں۔ 1991ء سے اب تک اُنیس سال گزر چکے ہیں تو یہ تین سو ساٹھ ارب روپے کی رقم ساڑھے چار پانچ سو ارب کے قریب پہنچ گئی ہوگی۔ لیکن این ایف سی ایوارڈ میں ایک سو بیس ارب روپے کے اُوپر ہمارے وزیر خزانہ صاحب نے دستخط کئے ہیں۔ تو کیا وزیر خزانہ صاحب ہمیں اس اسمبلی کے توسط سے یہ بتا دیں کہ باقی ہمارے بلوچستان کے جو اربوں روپے کے قرضہ جات ہیں وفاقی حکومت کے اُوپر اور dues ہیں۔ کیا انہوں نے انہیں معاف کر دیئے ہیں؟ کیا کسی ایگریمنٹ کے تحت اپنے حق کو withdraw کر لیا ہے۔ دوسری بات آپ کے توسط سے آغازِ حقوق بلوچستان کے بارے میں بھی میں شکر گزار ہوں وفاقی حکومت کا کہ پہلی دفعہ ان ساٹھ سالوں میں انہوں نے قدم اٹھایا۔ لیکن صوبائی حکومت کی طرف سے صوبائی اسمبلی کی طرف سے اس میں کیا feedback گئی؟ یہاں کیا کمیٹی بنی؟ کیا ہمارے صوبے کے جو عوامی نمائندے ہیں اُن سے مشاورت کی گئی؟ اگر کی گئی تو بحیثیت اپوزیشن مجھ سے کسی نے رابطہ بھی نہیں کیا کسی نے پوچھا بھی نہیں۔ ہمارے بھی آخر عوام کے خیالات ہیں ہماری بھی باتیں ہیں۔ ہمیں بھی بلوچستان کے حقوق کا پتہ ہے۔ ٹھیک ہے وفاقی حکومت میں نیشنل level کی کمیٹیز بنی ہیں لیکن صوبائی حکومت اور یہ صوبائی نمائندوں کو اور صوبائی اسمبلی کو اس میں نظر انداز نہ کیا جائے۔ دوسری بات آغازِ حقوق بلوچستان اور این ایف سی ایوارڈ کے اسمبلی کی طرف سے کسی کو یا بلوچستان گورنمنٹ کی طرف سے کسی ممبر کو نہیں بتایا گیا کہ اُس میں کیا کیا points رکھے گئے ہیں کیا کیا شقیں رکھی گئی ہیں ہمیں ساری information اخباروں کے through آئی ہیں۔ تو اسمبلی کے توسط سے تمام ممبران کو inform کیا جائے۔ جس طرح سے آغازِ حقوق بلوچستان میں ریکوڈک کا' سینڈک پراجیکٹ کا' کوہلو کا' ڈیرہ بگٹی کا اِن علاقوں کا ذکر واضح طور پر کیا گیا ہے نوکریوں کی بات کی گئی ہے اس طرح سے تمام ضلعوں کی بات ہونی چاہیے تھی تمام بلوچستان کی resources

کی بات ہونی چاہیے تھی۔ اربوں ڈالرز کے پراجیکٹس ہمارے لسبیلہ میں لگے ہوئے ہیں گدر پراجیکٹ ہے۔ کیا وہاں پر ہمیں حق حاصل نہیں ہے۔ اسی طرح بلوچستان کے نوے فیصد انڈسٹریز لسبیلہ میں ہیں اُنکی نوکریوں میں ہمارا حق نہیں ہے؟ ہمارا بالکل حق ہے ہم سے اس میں مشاورت کی جائے۔ Thank you very much جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: پیر صاحب! آپ قرارداد لائیں، جی منسٹر فنانس آپ اِس کی وضاحت کریں۔ ایک منٹ excuse me.۔

میر محمد عاصم کرد گیلو (وزیر خزانہ): جناب سپیکر! پہلے تو ہم اپنے آنرایبل ممبر پیر عبدالقادر گیلانی کو appreciate کرتے ہیں جوانہوں نے این ایف سی ایوارڈ کو سراہا۔ جناب سپیکر! میں اپنے گیلانی صاحب کی خدمت میں عرض کروں جو پرانے arrears ہیں وہ این ایف سی ایوارڈ کے بالکل حصہ ہی نہیں تھے۔ مگر پھر بھی ہم نے ایک سوتیس بلین وفاقی گورنمنٹ سے لیئے ہیں اور وفاقی گورنمنٹ نے مان لیا ہے کہ آپکے جتنے بھی arreas بنتے ہیں۔ ابھی تو انہوں نے دیدیئے ہیں جو ہم نے calculation کی۔ پچھلی دفعہ جو ہم لوگوں نے نواب بگٹی کے ٹائم میں جو وہ تھے اُنہوں rough idea لگایا تھا کہ اتنے ہوتے ہیں مگر یہ این ایف سی ایوارڈ کا حصہ ہی نہیں تھے پھر بھی ہم نے یہ arrears لیئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جعفر مندوخیل صاحب اپنی تحریک التوا نمبر 2 پیش کریں۔ جی عمرانی صاحب!

میر محمد صادق عمرانی (وزیر مواصلات وتعمیرات): جناب سپیکر! میں پیر عبدالقادر گیلانی صاحب کا۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اُس کا تو جواب منسٹر فنانس نے دیدیا۔

وزیر مواصلات وتعمیرات: نہیں سر! میں بھی جواب دے رہا ہوں۔ میں پیر عبدالقادر گیلانی صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے جس طریقے سے پاکستان پیپلز پارٹی کے چیئرمین صدر پاکستان جناب آصف علی زرداری کو جس طریقے سے خراج تحسین پیش کیا میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس کے ساتھ میں پیر صاحب کو یہ بتاتا چلوں کہ مخلوط حکومت کے وزیر اعلیٰ نواب اسلم رئیسانی نے جس طریقے سے جب یہاں چیف منسٹر بنے، جس انداز سے بلوچستان کے مسائل کو وفاقی سطح پر اُٹھایا، جس میں سب سے بڑی اِس حکومت کی کارکردگی یہ ہے این ایف سی ایوارڈ، سینڈک پراجیکٹ اورسب سے بڑی کامیابی گوادر پورٹ کے بورڈ کا چیئرمین چیف منسٹر ہونگے۔ سب سے بڑی بات کہ اس حکومت نے متفقہ طور پر ریکوڈک جہاں پر سونا تھا۔ تانبا اور سونا کوڑیوں کے دام بیچا گیا تھا۔ اِس حکومت نے وزیر اعلیٰ بلوچستان کی سربراہی میں اس کو منسوخ کر دیا اور اس فیصلے

پر یہ کیبنٹ یہ اسمبلی ہم سب قائم ہیں ریکوڈک کو جس طریقے سے ماضی میں بیچا گیا تھا' جس طریقے سے بلوچستان کے وسائل کو ایک کمپنی کو دیا تھا اس نے دوسری کمپنی کو دوسری نے تیسری کمپنی کو بیچ دیا۔ یہ بلوچستان کے عوام کی توہین تھی یہ بھی اس حکومت کی اور وزیر اعلیٰ کی کامیابی ہے۔ اور صدر پاکستان نے ہمیشہ ہم پر مکمل اعتماد کیا ہے بلوچستان کے وسائل حق حاکمیت یا جو آغاز حقوق بلوچستان دیا ہے۔ اور بلوچستان کے تمام مظلوم عوام کو ان کے حقوق دینے کے لئے تیار ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ جو بیس ہزار نوکریاں بلوچستان کیلئے گوادر میں صدر پاکستان نے اعلان کیا تھا اُس پر بھی عمل درآمد ہوگا اس کا طریقہ کار یہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہوگیا وہ تو وزیر اعظم نے کیا ہوا ہے۔ جی جعفر مندوخیل صاحب! اپنی تحریک التوا نمبر 2 پیش کریں۔

تحریک التوا نمبر2

شیخ جعفر خان مندوخیل: میں اسمبلی قواعد وانضباط کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 70 کے تحت ذیل تحریک التوا کا نوٹس دیتا ہوں۔

تحریک یہ ہے کہ کوئٹہ شہر کے علاوہ صوبہ کے دیگر اضلاع جن میں ژوب، قلعہ سیف اللہ، پشین، قلعہ عبداللہ، زیارت، مستونگ، قلات، خضدار، لورالائی، بارکھان، موسیٰ خیل، تربت، پنجگور، سبی، چاغی، بولان اور لسبیلہ شامل ہے' کی زراعت وآبنوشی کا انحصار ٹیوب ویلوں پر ہے، اب جب کہ مذکورہ اضلاح میں گندم اُگانے کا موسم بھی شروع ہو چکا ہے۔ لیکن بجلی کی طویل گھنٹوں گھنٹوں لوڈ شیڈنگ ہونیکی وجہ سے مذکورہ اضلاع کی زراعت وآبنوشی کا نظام بری طرح متاثر ہو رہا ہے۔ لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر کے اس اہم عوامی نوعیت کے حامل مسئلہ کو زیر بحث لایا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تحریک التوا نمبر 2 پیش ہوئی۔ چونکہ آج وقت کم ہے لہٰذا اس تحریک التوا کو مورخہ 12 / جنوری 2010ء کے اجلاس تک کے لیئے مؤخر کیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی برائے قانون سازی

(i) بلوچستان لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2010ء)۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر بلدیات بلوچستان لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ

2010ء (مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2010ء) پیش کریں۔

جناب عبدالخالق بشر دوست (وزیر بلدیات): بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم ۔ میں وزیر بلدیات بلوچستان لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2010ء) پیش کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بلوچستان لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2010ء) پیش ہوا۔ وزیر بلدیات بلوچستان لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2010ء) کے متعلق اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر بلدیات: میں وزیر بلدیات تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2010ء) کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباط کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ 84 کے تقاضوں سے مستثنٰی قرار دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سوال یہ ہے کہ بلوچستان لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2010ء) کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ 84 کے تقاضوں سے مستثنٰی قرار دیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2010ء) کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباط کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 84 کے تقاضوں سے مستثنٰی قرار دیا جاتا ہے۔

(ii) سردار بہادر خان ومن یونیورسٹی کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 16 مصدرہ 2009ء)۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر تعلیم سردار بہادر خان ومن یونیورسٹی کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 16 مصدرہ 2009ء) پیش کریں۔

جناب طاہر محمود خان (وزیر تعلیم): جناب سپیکر صاحب! آپ سے گزارش ہے کہ مجھے دو تین دن ہوئے ہیں کہ میں نے حلف اُٹھایا ہے۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ اِس کو اگلے سیشن تک ڈیفر کر دیا جائے یا اس سلسلے میں کوئی کمیٹی بنائی جائے بہتر ہوگا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار بہادر خان وومن یونیورسٹی کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 16 مصدرہ 2009ء) کو مؤخر کیا جاتا ہے۔ اب اسمبلی کا اجلاس سہ پہر 3:00 بجے تک کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس 1:35 منٹ پر سہ پہر 3:00 بجے تک کے لئے ملتوی ہوا)

☆☆☆

(اسمبلی کا اجلاس دوبارہ 3:15 منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سید مطیع اللہ آغا شروع ہوا)

جناب ڈپٹی سپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم۔

لَقَدۡ خَلَقۡنَاالۡاِنۡسَانَ فِیۡ اَحۡسَنِ تَقۡوِیۡمٍ o ثُمَّ رَدَدۡنٰهُ اَسۡفَلَ سٰفِلِیۡنَ o اِلَّاالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا

وَعَمِلُواالصّٰلِحٰتِ فَلَھُمۡ اَجۡرٌ غَیۡرُ مَمۡنُوۡنٍ o فَمَا یُکَذِّبُکَ بَعۡدُ بِالدِّیۡنِ o

اَلَیۡسَ اللّٰہُ بِاَ حۡکَمِ الۡحٰکِمِیۡنَ o صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَظِیۡم۔

﴿پارہ نمبر ۳۰ سورۃ التین آیت نمبر ۴ تا ۸﴾

ترجمہ: یقیناً ہم نے انسان کو بہترین صورت میں پیدا کیا۔ پھر اسے نیچوں سے نیچا کر دیا۔ لیکن جو لوگ ایمان لائے اور (پھر) نیک عمل کیے تو ان کیلئے ایسا اجر ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا۔ پس تجھے اب روز جزا کے جھٹلانے پر کون سی چیز آمادہ کرتی ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ (سب) حاکموں کا حاکم نہیں ہے۔ وَمَاعَلَیۡنَا اِلَّاالۡبَلَاغ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ وزیر بلدیات بلوچستان لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001ء کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2010ء) کو اسمبلی قواعد کے قاعدہ نمبر (2)85 کے تقاضوں سے مستثنیٰ قرار دیئے جانے کی بابت تحریک پیش کریں۔

جناب عبدالخالق بشر دوست (وزیر بلدیات): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں وزیر بلدیات تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001ء کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2010ء) کو اسمبلی قواعد کے قاعدہ نمبر (2)85 کے تقاضوں سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سوال یہ ہے کہ بلوچستان لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001ء کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2010ء) کو اسمبلی قواعد کے قاعدہ نمبر (2)85 کے تقاضوں سے مستثنٰی قرار دیا جائے ؟تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001ء کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2010ء) کو اسمبلی قواعد کے قاعدہ نمبر (2)85 کے تقاضوں سے مستثنٰی قرار دیا جاتا ہے ۔ وزیر بلدیات بلوچستان لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001ء کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2010ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر بلدیات: میں وزیر بلدیات تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001ء کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2010ء) کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔مسودہ قانون کی کاپیاں معزز ارکان کو دی جا چکی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سوال یہ ہے کہ بلوچستان لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001ء کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2010ء) کو فی الفور زیر غور لایا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001ء کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2010ء) کو فی الفور زیر غور لایا جاتا ہے۔اب وزیر بلدیات بلوچستان گورنمنٹ آرڈیننس 2001ء کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2010ء) کے متعلق اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر بلدیات: میں وزیر بلدیات تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان لوکل آرڈیننس 2001ء کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2010ء) کو منظور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سوال یہ ہے کہ بلوچستان لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001ء کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2010ء) کو منظور کیا جائے؟تحریک منظور ہوئی۔بلوچستان لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001ء کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2010ء) منظور ہوا۔اب اسمبلی کا اجلاس مورخہ 12/جنوری 2010ء بروز منگل بوقت 11 بجے صبح تک کے لیے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس 3 بجکر 20 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

☆☆☆